حمد

سید عبدالعزیز معلّم سمبل پوری

تعارف: سید عبدالعزیز معلّم سمبل پوری (اڈیشا) میں پیدا ہویے۔ آپ کے والد سید محی الدین مجرم سمبل پوری شعروشاعری کے تعلق سے حضرت امیر مینائی کے شاگرد تھے اور خود معلّم سمبل پوری کو بھی امیر مینائی سے شرفِ تلمذ حاصل تھا۔ معلم سمبلپوری کا شمار اڈیشا کے استاد شعرا میں ہوتا ہے۔ آپ کے کلام کا دیوان ''کاخِ سخن الموسوم بہ نغمۂ یادگار'' ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۳ء میں آگرہ سے شائع ہوا تھا۔ آپ کی وفات ۱۹۲۴ء میں ہوئی۔ یہ حمد آپ کے دیوان سے منتخب کی گئی ہے۔

میں بندہ ہوں تیرا گنہگار یارب
مجھے بخش دے تو ہے غفار یارب

ترے فضل کی مجھ کو دولت ہے کافی
نہ چاہوں میں درہم نہ دینار یا رب

سبکدوش کر اپنے فضل و کرم سے
گناہوں سے ہوں میں گراں بار یا رب

یہی آرزو ہے یہی ہے تمنا
قیامت میں ہو تیرا دیدار یارب

معلّم کی طبعِ رسا کی مدد کر
لکھے حمد میں تا وہ اشعار یارب

★★★

سوال

(الف) شاعر کس لیے اپنی بخشش چاہتا ہے؟
(ب) اللہ کی کون سی دولت شاعر کے لیے کافی ہے؟
(ج) شاعر کس کے دیدار کا خواہش مند ہے؟

مشق

۱۔ لفظ و معنی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
غفار	بخشنے والا	فضل	رحم۔مہربانی
درہم	چاندی کا ایک سکّہ	دینار	سونے کا ایک سکّہ
سبکدوش	جس پر کوئی بوجھ یا ذمہ داری نہ ہو	گراں بار	بھاری
دیدار	درشن، نظارہ	طبع	طبیعت

۲۔ خالی جگہوں میں صحیح مصرع لکھ کر شعر مکمل کیجیے۔

میں بندہ ہوں تیرا گنہگار یارب ....
سبک دوش کر اپنے فضل و کرم سے ....
.... قیامت میں ہو تیرا دیدار یارب

۳۔ ایک شعر میں دو مصرعے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

ترے فضل کی مجھ کو دولت ہے کافی ☆ نہ چاہوں میں درہم نہ دینار یارب

(پہلا مصرع) (دوسرا مصرع)

اوپر کے شعر میں جتنے الفاظ استعمال کیے گیے ہیں، انھیں شمار کر کے کاپی میں لکھیے۔

۴۔ کلمہ یا لفظ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ (۱) موضوع (۲) مہمل

وہ لفظ جس کا کوئی معنی و مطلب ہو، ''موضوع'' کہلاتا ہے اور وہ لفظ جس کا کوئی معنی و مطلب نہ ہو ''مہمل'' کہلاتا ہے۔ مثلاً : کتاب (موضوع) وتاب (مہمل) ، سبق (موضوع) وبق (مہمل) ، مکان (موضوع) وکان (مہمل)، قلم (موضوع) ولم (مہمل)

★★★